ادارۃ خدمۃ القرآن الکریم کراچی

دورۃ القرآن الکریم و علومہ

سبق نمبر (20)

زیرِ تدریس خادم القرآن الکریم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

رئیس مرکز الافتاء و الارشاد گلستانِ جوہر کراچی

ہر جمعہ صبح 9:00 تا 11:00

بمقام: مسجد اختر گلستانِ جوہر، بلاک ۱۲، کراچی

دورۃ القرآن الکریم و علومہ

رابطہ نمبر +92 332 3158542 +92 332 3264993

بذریعہ انٹرنیٹ LIVE موبائل ایپ Ghurfa www.HazratFerozMemon.org

شرک کی اصولی درجے میں دو قسمیں ہیں:
۱۔ شرک اکبر اور ۲۔ شرک اصغر

شرک اصغر وہ شرک ہے جس پر لفظ شرک حدیث میں وارد ہے مگر کمزور درجے کے کئی مومن بھی اس میں گھرے دیکھے جاتے ہیں۔ اس شرک سے کوئی مومن ایمان کی حدود سے نہیں نکلتا۔

۱۔ قرآن پاک میں جس شرک کا ذکر ہے اور ناقابلِ مغفرت ٹھہرایا گیا ہے شرکِ اکبر ہے اور وہ ہی اس آیت میں مذکور ہے:

ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذٰلک لمن یشآء ومن یشرک باللّٰہ فقد ضلّ ضلٰلاً بعیدًا۔ (پ۵ النساء ۱۱۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے نیچے جو کچھ ہے وہ جس کے لیے چاہے بخش دے۔

۲۔ یہ شرک کفر کے حکم میں ہے یہ کسی طرح بھی ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا۔ یہ کفر کے درجے تک پہنچتا ہے اور کفر کے بارے میں یہی فیصلہ ہے کہ وہ پختہ ہو اور وہ توبہ نہ کر پائے تو اس کی بخشش نہیں کافر کبھی جنت میں نہ جا سکیں گے۔ ہاں اس سے توبہ ہو سکتی ہے لیکن یہ بدوں توبہ کسی طرح بھی لائق مغفرت نہیں۔

ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرًا لم یکن اللّٰہ لیغفر لھم۔ (پ۵ النساء ۱۳۷)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کفر کیا انہوں نے پھر وہ ایمان پر آگئے اور پھر وہ کافر ہوئے پھر وہ کفر میں بڑھے اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔

اس میں کفر کو اسی طرح ناقابل مغفرت ٹھہرایا گیا ہے جس طرح شرک کو آیت ۱۱۶ میں ناقابل مغفرت ٹھہرایا گیا تھا۔ اسے تکذیب بآیات اللہ سے بھی تعبیر کیا گیا ہے اور یہی کفر کی حقیقت ہے وہ کفر عناد ہو یا کفر الحاد۔ دونوں صورتیں یکساں ہیں۔

ان کے بارے میں فرمایا:

ان الذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط وکذٰلک نجزی المجرمین۔

(پ۸ الاعراف ۴۰)

دورۃ القرآن الکریم و علومہ ہر جمعہ صبح 9:00 تا 11:00 بمقام: مسجد اختر گلستانِ جوہر، بلاک ۱۲، کراچی
رابطہ نمبر +92 332 3158542 +92 332 3264993
بذریعہ انٹرنیٹ LIVE موبائل ایپ Ghurfa www.HazratFerozMemon.org

ترجمہ۔ بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات جھٹلائیں اور ان کے مقابل اپنے کو بڑا مانا ان کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ گزر جائے سوئی کے ناکے سے اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

۳۔ کبھی شرک کا لفظ ایمان کے مقابلہ میں بھی آتا ہے اس سے یہ شرکِ اکبر ہی مراد ہوتا ہے۔ جب یہ ایمان کے مقابلے میں آئے تو اس سے کفر ہی مراد لیا جاتا ہے۔ ان دو آیتوں کو ملا کر پڑھیں۔ پہلی میں اسے شرک کہا گیا ہے اور دوسری میں کفر جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شرک اور کفر ایک حکم میں ہیں۔

ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن۔۔۔۔ ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا۔

(پ۲ البقرہ ۲۲۱)

ترجمہ۔ اور تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔۔ اور نہ ہی تم مشرکین کو بیٹیاں دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔

یہاں ایمان اور شرک ایک دوسرے کے مقابل لائے گئے ہیں۔ دوسری آیت میں اس مضمون کو ایمان اور کفر کے پیرائے میں بیان کیا گیا ہے؛

فان علمتموھن مؤمنٰت فلا ترجعوھن الی الکفار لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن۔ (پ۲۸ الممتحنۃ ۱۰)

ترجمہ۔ پس اگر تم جان لو کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو انہیں کافروں کی طرف نہ لوٹاؤ وہ ان کے لیے حلال نہیں اور وہ کافر ان عورتوں کے لیے حلال نہیں ہیں۔

۴۔ اس شرکِ اکبر کے مختلف پیرائے ہیں۔ اس کی مختلف اقسام ہیں اور ان میں سے ہر کو دو برابر کی قوتیں مانتے ہیں۔

۲۔ شرک تبعیض

خدا کو مختلف قوتوں کا ایک یونٹ جاننا ہے جیسا کہ عیسائی اقالیم ثلٰثہ تین قوتوں (باپ۔ بیٹا اور روح القدس) کو ایک یونٹ مانتے ہیں۔ ان کے ہاں یہ تین سے مل کر ایک خدا بنا۔ یہ ہے۔ مسلمانوں کے ہاں خدا ایک یونٹ نہیں

وہ توحید کا ترجمہ نہیں کرتے۔ وہ پر
یقین رکھتے ہیں ان کے ہاں توحید میں تفرید ہے اور اسی تفرید سے خدا ایک ذات ہے۔

۳۔ شرک تقریب

ایک بڑے خدا کے قریب ہونے کے لیے کچھ چھوٹے خداؤں کی تجویز یہ شرک تقریب ہے۔ مشرکین عرب اسی عقیدے پر تھے۔ وہ اپنے اپنے بزرگوں کو اپنے چھوٹے خدا ٹھہراتے تھے۔ ان کی یاد میں ان کے مجسمے اور بُت بناتے اور عبادت کرتے کہ یہ انہیں خدا تعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں یہ شرکِ تقریب ہے۔ قرآن کریم میں ان کے شرک کو اسی لفظ سے ذکر کیا گیا ہے۔ انہوں نے جو اولیا، اپنے چھوٹے خدا بنا رکھے تھے ان کے بارے میں وہ کہتے تھے:۔

ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفا۔ (پ۲۳ الزمر ۳)

ترجمہ ہم ان کی عبادت اس لیے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیتے ہیں۔

ان کا یہ شرک شرکِ تقریب تھا۔ ان کے اس عقیدے کا ذکر قرآن کریم پ۱۸ المومنون آیت ۸۴ سے آیت ۹۰ تک کیا گیا ہے۔

۴۔ شرک تقلید

دیکھا دیکھی شرک کے اعمال بجالانا۔ دوسروں کو دیکھ کر قبروں پر سجدے کرنا۔ ان کے نام کی نذریں ماننا اور مزاروں پر بزرگوں کی خوشی اور رضا جوئی کے لیے چڑھاوے چڑھانا۔ یہ شرک تقلید تب ہے کہ اس نے ان شرکیہ عقائد کو تحقیقاً اختیار نہ کیا ہو صرف تقلیداً اس راہ پر چل نکلے ہوں۔ ہاں جو اپنی تحقیق سے شرک کی اس راہ پر آیا ہو وہ بدترین مشرک ہے اور اس سے زیادہ خطرے میں ہے جو محض تقلیداً اس راہ پر آنکلا ہے۔

۵۔ شرک اسباب

اللہ تعالیٰ نے اس نظام کو چلانے کے لیے کچھ چیزوں کو کچھ کاموں کے لیے فطری اسباب

بنایا ہے. جو شخص ان اسباب کو مؤثر حقیقی سمجھ لے. مثلاً یہ سمجھ لے کہ شفا دوا کی ذات میں ہے وہ شرک اسباب کا مرتکب ہوا. شفا دوا کی ذات میں نہیں اللہ کے حکم میں ہے. کئی دفعہ ہوتا ہے کہ دوائیں استعمال میں لائی گئیں مگر ان پر کوئی اثر مرتب نہ ہوا. یہ لوگ گردش زمانہ کو مؤثر حقیقی سمجھتے ہیں اور شرک اسباب کے مرتکب ہیں. ان کے ہاں گویا یہ اسباب ہی اصل ذات ہیں. یہ کھلے بندوں خدا کا انکار ہے.

ان کا عقیدہ قرآن میں اس طرح نقل کیا گیا ہے:

قالوا ما ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یھلکنا الا الدھر وما لھم بذلک من علم ان ھم الا یظنون. (پ ۲۵ الجاثیہ ۲۴)

ترجمہ. اور انہوں نے کہا نہیں کچھ مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی. ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ. اور انہیں اس کا علم نہیں وہ نرے گمان دوڑا رہے ہیں.

۶. شرک اعمال

وہ اعمال جو صرف خدا کے لیے بجا لانے چاہئیں انہیں اللہ کے سوا اوروں کے لیے بجالانا مثلاً کسی پچھلے بزرگ یا ولی مرحوم کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اس کے نام کا صدقہ وخیرات دینا یہ مالی عبادت صرف خدا کے لیے ہونی چاہیے' یا جیسے کسی بزرگ کو اپنی مدد کے لیے اس طرح پکارنا جیسے ہم اپنے مصائب میں خدا کو پکارتے ہیں. یا جنید. یا جنید کی تسبیحات کرنا یا کسی مخلوق کے لیے رکوع بجالانا یا اسے اس عقیدے سے سجدہ کرنا کہ یہی پیر یا بزرگ میرا روزی رساں ہے اور میری بیماری اور شفا اسی کے قبضے میں ہے. یہ وہ اعمال ہیں جو شرکِ اکبر ہیں اور ان کا مرتکب بھی کبھی خدا کی بادشاہی میں جگہ نہ پا سکے گا. اس کی کبھی مغفرت نہ ہوگی.

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ شرک اعمال کے ان مظاہروں کو دیکھنا ہو تو بزرگوں کی قبروں پر نگاہ کرو کس طرح لوگ ان کو اپنے جھوٹے خدا بنائے ہوئے ہیں وہ انہیں جھوٹے خدا اس لیے سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے دعویٰ اسلام میں خدا کو ایک مانتے ہیں اور کلمہ اسلام سے انکار نہیں کرتے.

قرآن کریم کی رُو سے شرکِ اکبر کے بھی مختلف پیرائے ہیں

قرآن کریم میں پ۲۲ سورۂ سبا کی آیت ۲۲ شرک کی تمام قسموں کو شامل ہے۔ یہ مشرکین دوسروں کو خدا کی ملکیت میں، اس کے تصرف میں، اس کی مدد رسانی میں اور اسکی بخشش میں شریک کرتے تھے، بایں ہمہ وہ ایک بڑے خدا کو ماننے کے دعویدار بھی رہتے تھے:۔

قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض وما لھم فیھما من شرک وما لہ منھم من ظھیر ○ ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا من اذن لہ۔ (پ۲۲ السبا ۲۲۔۲۳)

ترجمہ: آپ کہہ دیں پکارو انہیں جنہیں تم اللہ کے سوا (اپنا کارساز) سمجھے بیٹھے ہو وہ لوگ ذرہ بھر کے مالک نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کا ان دونوں میں (آسمانوں اور زمین میں) کچھ بھی حصہ ہے اور نہ اللہ کا ان میں سے کوئی مددگار ہے اور نہ اس کے پاس شفاعت کوئی کام دیتی ہے مگر اس کے لیے جس کے لیے وہ خود اذن فرمائے۔

یہ آیت شرک اختیار، شرک شیاع، شرک اعانت اور شرک شفاعت چاروں اقسام شرک کو شامل ہے۔ وہ کون سی قسم شرک ہے جو ان مشرکوں میں پائی نہ جاتی تھی نہیں ملتی۔ بایں ہمہ ان کا دعوے تھا کہ بڑا خدا ایک ہے۔ بزرگانِ دین اس کی عطائی قوتوں سے خدائی کرتے ہیں اور ان کے ہر شہر میں جگہ جگہ دربار لگے ہیں۔ یہی قبروں والے ہیں جو اپنے اپنے علاقوں میں اپنے زائرین اور ناذرین کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں شرک کی جو کی گئی ہے وہ زیادہ اسی شرک کی ہے جو اس وقت عربوں میں رائج تھا۔ گو یہ لوگ ایک بڑا خدا مانتے تھے لیکن ان کا یہ شرک تقریب بے شک شرکِ اکبر ہے جس کا مرتکب اور بلا توبہ مرنے والا کبھی آگ سے نہ نکل سکے گا۔

اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے مشرکین اور ہندو مشرکین میں فرق

ہندوؤں کے ہاں قبروں کا وجود نہیں وہ اپنے مردوں کو جلاتے ہیں۔ سو خدا کی طاقتیں بڑے بڑے بتوں میں اُتارتے ہیں اور انہیں وہ اپنے اوتار کہتے ہیں۔ یہ ان بتوں کی پوجا

اس تصور سے کرتے ہیں کہ بڑا خدا ان میں جلوہ ریز ہوا ہے۔ وگرنہ وہ بھی جانتے تھے کہ یہ بت ہم نے خود اپنے ہاتھوں تراشے ہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے مشرکین نے وہ خدائی طاقتیں قبروں اور مزارات میں اتری تسلیم کی ہیں۔

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ دنیا میں بت پرستی کا آغاز اس طرح ہوا کہ پہلے انہوں نے صالحین کی قبروں پر سجدوں کا آغاز کیا اور پھر جہاں کوئی قبر نہ مل سکی وہاں انہوں نے بزرگوں کو قبروں کے اندر نہیں باہر لا بٹھایا۔ ان کی یاد میں بت بنائے پھر ان کی تعظیم کی۔ ان کے گلوں میں ہار ڈالے اور پھر ان کے حضور سجدے کرنے لگے۔